تعالیٰ نے آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے دوہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتار کر سورۂ بقرہ ختم کی' جس گھر میں یہ تین راتوں تک پڑھی جائیں' اس گھر کے قریب بھی شیطان نہیں جاسکتا۔ امام ترمذی اسے غریب بتلاتے ہیں لیکن حاکمؒ اپنی مستدرک میں اسے صحیح کہتے ہیں ابن مردویہ میں ہے کہ جب حضورؐ سورۂ بقرہ کا خاتمہ اور آیت الکرسی پڑھتے تو ہنس دیتے اور فرماتے' یہ دونوں رحمٰن کے عرش تلے کا خزانہ ہیں' اور جب آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَبِهٖ اور آیت وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى پڑھتے تو زبان سے اِنَّا لِلّٰهِ نکل جاتا اور سست ہوجاتے' ابن مردویہ میں ہے کہ مجھے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں اور مزید مفصل سورتیں بھی وہاں سے ہی دی گئیں ہیں' ایک اور حدیث میں ہے کہ ہم حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جہاں حضرت جبرئیلؑ بھی تھے کہ اچانک ایک دہشت ناک بہت بڑے دھماکے کی آواز کے ساتھ آسمان کا وہ دروازہ کھلا جو آج تک کبھی نہیں کھلا تھا اس سے ایک فرشتہ اترا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے کہا' آپ کو خوشی مبارک ہو۔ آپ کو وہ دونور دیئے جاتے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں' ان کے ایک ایک حرف پر آپ کو نور دیا جائے گا (مسلم) پس یہ دس حدیثیں ان مبارک آیتوں کی فضیلت ہیں۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس پر ایمان لائے جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل ہوا' اسے سن کر آپؐ نے فرمایا' وہ ایمان لانے کا پورا مستحق ہے' اور دوسرے ایماندار بھی ایمان لائے' ان سب نے مان لیا کہ اللہ ایک ہے' وہ وحدانیت کا مالک ہے' وہ تنہا ہے' وہ بے نیاز ہے' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نہ اس کے سوا کوئی پالنے والا ہے' یہ (ایمان والے) تمام انبیاء کی تصدیق کرتے ہیں' تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں' آسمانی کتابوں کو انبیاء کرام پر جو اتری ہیں' سچی جانتے ہیں' وہ نبیوں میں فرق نہیں سمجھتے کہ ایک کو مانیں دوسرے کو نہ مانیں بلکہ سب کو سچا جانتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ پاکباز طبقہ رشد وہدایہ والا اور لوگوں کی خیر کی طرف رہبری کرنے والا ہے' گو بعض احکام ہر نبیؑ کے زمانہ میں تبدیل ہوتے رہے یہاں تک کہ حضورؐ کی شریعت سب کی ناسخ ٹھہری' خاتم الانبیاء ومرسلین آپ تھے۔ قیامت تک آپ کی شریعت باقی رہے گی اور ایک جماعت اس کی اتباع بھی کرتی رہے گی' انہوں نے اقرار بھی کیا کہ ہم نے اللہ کا کلام سنا اور احکام الٰہی ہمیں تسلیم ہیں' انہوں نے کہا کہ ہمارے رب ہمیں مغفرت' رحمت اور لطف عنایت فرما۔ تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے یعنی حساب والے دن۔

حضرت جبرئیل نے فرمایا' اے اللہ کے رسولؐ آپ کی اور آپ کی تابعدار امت کی یہاں ثناء وصفت بیان ہورہی ہے آپ اس موقعہ پر دعا کیجئے۔ قبول کی جائے گی' مانگئے کہ اللہ طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے۔ پھر فرمایا' کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف اللہ نہیں دیتا۔ یہ اس کا لطف وکرم اور احسان وانعام ہے' صحابہ کو جو کھٹکا ہوا تھا اور ان پر جو یہ فرمان گراں گذرا تھا کہ دل کے خطرات پر بھی حساب لیا جائے گا' وہ دھڑکا اس آیت سے اٹھ گیا' مطلب یہ ہے کہ گو حساب ہو' سوال ہو لیکن جو چیز طاقت سے باہر ہے اس پر عذاب نہیں کیونکہ دل میں کسی خیال کا دفعتہً آجانا روکے رک نہیں سکتا بلکہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوچکا کہ ایسے وسوسوں کو برا جاننا دلیل ایمان ہے بلکہ اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی' اعمال صالحہ کروگے جزا پاؤگے۔ برے اعمال کروگے تو سزا بھگتوگے۔

پھر دعا کی تعلیم دی اور اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا کہ اے اللہ بھولے چوکے جو احکام ہم سے چھوٹ گئے ہوں یا جو برے کام ہوگئے ہوں یا شرعی احکام میں غلطی کرکے جو خلاف شرع کام ہم سے ہوئے ہوں' وہ معاف فرما' پہلے صحیح مسلم کے حوالے سے حدیث گذر چکی ہے کہ اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے قبول فرمالیا۔ میں نے یہی کیا اور حدیث میں بھی آچکا کہ میری امت کی بھول چوک

معاف ہے اور جو کام زبردستی کرائے جائیں وہ بھی معاف ہیں (ابن ماجہ) اے اللہم پر مشکل اور سخت اعمال کی مشقت نہ ڈال جیسے اگلے دین والوں پر سخت احکام تھے جو آنحضرت کو نبی رحمت بنا کر بھیج کر دور کئے گئے اور آپ کو ہر طرح سہولت اور آسانی دی گئی اسے بھی پروردگار نے قبول فرمایا - حدیث میں بھی ہے کہ میں یکسوئی والا اور آسان دین دے کر بھیجا گیا ہوں - اے اللہ وہ تکلیفیں بلائیں اور مشقتیں ہم پر نہ ڈال جن کی برداشت کی طاقت ہمیں نہ ہو - حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں اس سے مراد فریب اور غلبہ شہوت ہے اس کے جواب میں بھی قبولیت کا اعلان رب عالم کی طرف سے کیا گیا اور ہماری تقصیروں کو معاف فرما جو تیری راہ میں ہوئی ہیں اور ہمارے گناہوں کو بخش ہماری برائیوں اور بداعمالیوں کی پردہ پوشی کر - ہم پر رحم کرتا کہ ہم سے پھر تیری نافرمانی کا کوئی کام نہ ہو - اس لئے بزرگوں کا قول ہے کہ گنہگار کو تین باتوں کی ضرورت ہے - ایک تو اللہ کی معافی تاکہ عذاب سے نجات پائے - دوسرے پردہ پوشی تاکہ رسوائی سے بچے تیسرے عصمت کی تاکہ دوسری بار گناہ میں مبتلا نہ ہو - اس پر بھی جناب باری نے قبولیت کا اعلان کیا - تو ہمارا ولی و ناصر ہے تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے تجھی سے ہم مدد طلب کرتے ہیں تو ہی ہمارا سہارا ہے تیری مدد کے سوا نہ تو ہم کسی نفع کے حاصل کرنے پر قادر ہیں نہ کسی برائی سے بچ سکتے ہیں تو ہماری ان لوگوں پر مدد فرما جو تیرے دین کے منکر ہیں تیری وحدانیت کو نہیں مانتے تیرے نبی کی رسالت کو تسلیم نہیں کرتے تیرے ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں مشرک ہیں اے اللہ تو ہمیں ان پر غالب کر دینا اور دین میں ہم ہی ان پر فاتح رہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں بھی فرمایا ہاں میں نے یہ بھی دعا قبول فرمائی - حضرت معاذؓ جب اس آیت کو ختم کرتے آمین کہتے (ابن جریر)

تفسیر سورۃ آل عمران

یہ سورت مدنی ہے - اس کے شروع کی تراسی آیتیں حضورؐ کی خدمت میں سن ۹ ہجری کو حاضر ہونے والے نجران کے عیسائیوں کے ایلچی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جس کا مفصل بیان مباہلہ کی آیت قُلۡ تَعَالَوۡا الخ کی تفسیر میں عنقریب آئے گا - ان شاء اللہ اس کی فضیلت میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ سورۂ بقرہ کی تفسیر کے شروع میں بیان کر دی گئی ہیں -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۝۱ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۝۲ نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ۝۳ مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۝۴

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بہت بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں - جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے ○ جس نے تجھ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے - جو اپنے سے پہلے کی سچائی کرنے والی ہے - اسی نے اس سے پہلے توراۃ و انجیل کو لوگوں کی ہدایت کرنے والی بنا کر اتارا تھا اور قرآن بھی اسی نے اتارا ○ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بدلہ لینے والا ○